REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۹ ہجرت ۱۳۴۱ ہش | ۲۹ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

کل دن بھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ربوہ میں یوم خلافت کے موقعہ پر ایک عظیم جلسے کا انعقاد

خلافت کی عظمت و اہمیت اور عظیم الشان برکات پر علماء سلسلہ کی تقاریر

نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے نسلاً بعد نسل جدوجہد کرنیکے عہد کی تجدید

ربوہ ۲۸ مئی - یوم خلافت کی بابرکت تقریب کل مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۲ء کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام اہل ربوہ کا ایک عظیم جلسہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ نے خلافت کے بابرکت نظام اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالکر خلافت کی عظمت و اہمیت کو تفصیل سے واضح کیا۔ جلسہ کے آخر میں اس مقدس عہد کی تجدید کی گئی۔ کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کرکے پورے خلوص اور جذبہ و جوش کے ساتھ اس عہد کی تجدید کی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ملک لئیق احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نظم "تحریک دعائے خاص" پرسوز لہجہ میں پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے "مسئلہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے خلافت احمدیہ کے قیام و احیاء کی پیشگوئی اور اس کی غرض و غایت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم منشی محمد اسلم صاحب نے خلافت کے موضوع پر "بخار دل" میں سے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

بعدہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے اختصار کے ساتھ خلافت اولیٰ کے قیام کے واقعات بیان کئے اور پھر خلافت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصریحات پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ ازاں بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے خلافت کی عظیم الشان برکات پر ایک مؤثر اور پُرمعنی تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء جبکہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت اولیٰ کا قیام عمل میں آیا کے تاریخی دن اور اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور اس سلسلہ میں بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں جماعت احمدیہ میں خلافت کے روحانی نظام کا قیام عمل میں آیا اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوت پھر قائم ہوگی۔ اس مختصر لیکن نہایت مؤثر خطاب کے بعد آپ نے نظام خلافت کی حفاظت اور اس کی مضبوطی و استحکام کے متعلق احباب سے وہ عہد دہرایا جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء میں ساری جماعت سے لیا تھا۔ چنانچہ جملہ حاضرین نے کھڑے ہوکر محترم مولانا شمس صاحب کی اقتداء میں پورے خلوص اور جوش کے ساتھ حسب ذیل عہد دہرایا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

یوم تحریک جدید ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار منایا جائے

"میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کردے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار جملہ جماعتیں یوم تحریک جدید منائیں اور اپنی مساعی و نتائج سے مرکز کو مطلع کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے یہ درخواست بذریعہ خطوط بھی کی جا رہی ہے۔ اس تقریب کو ہر جہت سے کامیاب بنانے کی پوری پوری سعی فرمائی جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کم از کم سولہ (۱۶) احمدیوں نے اس سال فریضۂ حج ادا کیا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مولوی عبداللطیف صاحب مکہ مکرمہ سے اپنے خط محررہ ۱۶ مئی میں اطلاع دیتے ہیں کہ خدا کے فضل سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ انہوں نے میری طرف سے حج بدل کے مناسک مکمل کرلئے ہیں اور اب مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ مولوی صاحب کی رپورٹ کے مطابق اس سال کم از کم سولہ (۱۶) احمدیوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ اور ابھی تک بعض ایسے ہیں جن کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔ بعید نہیں کہ یہ تعداد پچیس یا اس سے بھی زیادہ پہنچ جائے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب مخلصین کے حج کو قبول کرے۔ اور ان کی دعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نوازے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۷/۵/۶۲

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۲۸ مئی۔ یہاں گرمی دن بدن شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ کل زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۳ رہا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر - اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ مئی ۶۲ء

مغربی ذہنیت میں نیا فکری انقلاب — تبلیغ اسلام کیلئے عظیم موقع

سہ ماہی رسالہ "امریکن جرنل" میں مسٹر ہسٹن سمتھ کا ایک مقالہ بعنوان "مغربی فکر میں انقلاب" ہفت روزہ "سیٹرڈے ایوننگ" سے نقل کیا گیا ہے اس فاضلانہ مقالہ میں مقالہ نگار نے مغربی فکر کے تین انقلابی مرحلوں کا ذکر کرکے بتایا ہے کہ تیسرے مرحلہ کے رجحانات کس طرف ہیں مقالہ نگار نے گریکی بے خدا تہذیب سے چوتھی صدی عیسوی میں عیسائیت کو اختیار کرنے کو مغرب کا پہلا فکری انقلاب قرار دیا ہے اس کے نزدیک دوسرا انقلابی مرحلہ سترھویں صدی میں آیا جب یورپ میں سائنسی ترقیات کے کمال کا آغاز ہوا تیسرا فکری مرحلہ وہ ہے جس کی طرف مغرب کا موجودہ رجحان ہے مقالہ نگار نے ان تینوں انقلابات میں سے پہلے دو کا صرف سرسری جائزہ لیا ہے اور ان کے صرف واقعاتی تذکرہ پر ہی اکتفا کیا ہے مگر ان انقلابات کے اسباب پر کوئی تفصیلی بحث نہیں کی۔ مثلاً پہلے مرحلہ کے متعلق وہ صرف اتنا بتاتا ہے کہ چوتھی صدی میں جب عیسائیت نے گریکی بے خدا تہذیب کو دبا کر اپنا غلبہ حاصل کرلیا تو مغربی ذہنیت پر "خدا پرستی" کا عالم چھا گیا۔ مقالہ نگار نے بتایا ہے کہ عیسائیت نے لوگوں کی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کے مختار کل ہونے کی طرف موڑ دی، ہر کام کا فیصلہ خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہوتا تھا اس طرح سے مغربی فکر میں ایک ٹھہراؤ سا پیدا ہوگیا تھا۔ خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی آواز سنی جانے لگی۔ مقالہ نگار کہتا ہے کہ بیسویں صدی میں ایسی آواز صرف خدا پرستوں کی زبان سے نکلتی ہے مگر ازمنہ وسطیٰ میں کسی انسان کے منہ سے بھی نکل سکتی تھی اسی زمانہ میں زندگی اور تمام کائنات قائم بالذات خدا تعالیٰ کے زیر تسلط سمجھی جاتی تھی جس کی رضا انسان کے تعلق میں کامل تھی اور جس کی قدرت اپنی اس رضا کی تکمیل کے لئے غیر محدود تھی ایسی دنیا میں زندگی بالبداہت بامعنی اور بامقصد تھی اور لوگ اپنی زندگی کے مقاصد کو سمجھتے تھے لیکن ان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ لوگ سمجھتے تھے یا باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ کائناتی عالم کے محرکات کیا ہیں۔ بائبل مسئلہ پیدائش کی تفصیلات بیان نہیں کرتی جس کی صاف وجہ یہ ہے کہ وہ کائنات کو ہر نقطہ میں ایک ایسے مخصوص ارادہ کی پیداوار بیان کرتی ہے جس کے طریق انسانی طریقوں سے جدا ہیں خدا تعالیٰ نے کہا کن فیکون یعنی ہوجا اور ہوگیا صرف خدا تعالیٰ ہی کائنات کی فطرت کو سمجھتا ہے انسان کا علم محض سطحی ہے۔ ایک مسیحی دنیا میں اسی طرح رہتا تھا جس طرح ایک بچہ اپنے باپ کے گھر میں رہتا ہے جو اس کی ساخت اور اقتصادیات میں دخل اندازی نہیں کرتا ہے۔

حدیث مطرب دے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معمہ را

مختصر الفاظ میں مسیحی نقطہ نظر میں جو مفروضات کام کر رہے تھے وہ اس خیال کے گرد گھومتے ہیں کہ حقیقت انسان کی ذات میں مرتکز ہے اور یہ طبیعاتی دنیا کی مشینری ہماری سمجھ سے باہر ہے اور ہماری نجات فتح کائنات میں نہیں بلکہ ان احکام کی تعمیل میں ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بذریعہ الہام عطا کئے ہیں مقالہ نگار یہاں کہتا ہے کہ ان تینوں مفروضات میں سے پہلے دو مفروضات ایسے ہیں جن پر سولھویں اور سترھویں صدی عیسوی کے مغربی ذہن نے اعتراض کیا جس سے مسیحی فکری ماحول جدید دنیا کے فکری ماحول میں تبدیل ہوتا چلا گیا مقالہ نگار نے یہاں یہ بات تو ٹھیک کہی ہے کہ مسیحی کا ثانی فلسفہ گھمبیر ازمنہ وسطیٰ میں ہو نمودار ہوا۔ اس کی بنیاد کسی بائبل کی تعلیم پر نہیں بلکہ یونانی فلسفہ پر ہے یعنی ارسطو کی طبیعاتی اور مابعد الطبیعاتی نظریات کی تجدید پر ہے لیکن مقالہ نگار نے یہاں یہ بیان نہیں دیا کہ اس فلسفہ کی تجدید واحیا مسلمانوں نے کی اور مغربی مفکرین نے یہ علوم اسلامی یونیورسٹیوں سے حاصل کئے مقالہ نگار یہاں صرف یورپی تجدید واحیا علوم کو بطور واقعہ کے بیان کر دیتا ہے جو اس نے شاید اختصار کی غرض سے کیا ہے تاہم اس کو چاہیئے تھا کہ یہ بھی بیان کرتا کہ یونانی فلسفہ کی تجدید یورپ میں کس ذریعہ سے ہوئی

سچی بات یہ ہے کہ اگرچہ یورپ کی ازمنہ وسطیٰ کی بیداری تمام کی تمام مسلمانوں کے ساتھ میل جول کا نتیجہ تھی مگر خود مسلمانوں نے یورپ کے اس ذہنی انقلاب کا کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور انھوں نے اسلام کی نمایاں تعلیمات کو نہ صرف یہ کہ اس وقت یورپ کے سامنے پیش نہ کیا بلکہ خود ایک طرف تو انھوں نے اسلامی تعلیمات کو یونانی فلسفہ کے گرد وغبار میں گم کردیا اور دوسری طرف خود ملکی خانہ جنگیوں میں اس قدر منہمک ہوگئے کہ انھیں اس کا بھی احساس نہ رہا کہ جو تجدید کی آگ انھوں نے یورپ کو لگائی ہے وہ خود ان کے اندر سے بجھ گئی ہے اور جہاں انھوں نے یورپ کو سکون سے حرکت کی طرف پھیر دیا ہے وہ خود حرکت سے سکون میں تنزل کرتے جارہے ہیں اور جو عیسائیت کا جمود یورپ نے پھینکا تھا اس کو خود اختیار کرلیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ خالص مادہ پرستی کی طرف بگٹٹ اور اتنی بلندی پر پہنچ گیا ہے کہ سہارا نہ ہونے کی وجہ سے یا تو وہ گر کر چور چور ہوجائے گا اور یا اس کو اسلام کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ کیونکہ سائنسی فکر کی بگرفتہ ترقیوں نے اس کی ذہنیت کو اس مرحلہ تک پہنچا دیا ہے کہ اب وہ خود ان ترقیوں سے بیزار ہوچکا ہے اور عقلیت کی ناکامیوں کو بری طرح محسوس کر رہا ہے جس کی تفصیل مسٹر ہسٹن سمتھ نے اپنے اس فاضلانہ مقالہ میں کی ہے۔

مسٹر ہسٹن کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ یورپ نے مسیحی ذہنیت کو خیرباد کہہ کر ماڈرن فکر کا آغاز اس سے کیا تھا کہ اس کائنات کو عقل سے سمجھا جاسکتا ہے اور کائنات کے ان رازوں پر قدرت حاصل کرکے انسانی زندگی کو فردوس بنایا جاسکتا ہے اسی خیال کے ماتحت یورپ مادی انکشافات میں ترقی کرتا چلا گیا عقلیت نے اس کو اس راستہ میں بڑے بڑے سبز باغ دکھائے ہیں۔

مقالہ نگار کہتا ہے کہ قدیم طبیعاتی علوم کی ترقی کی بنیاد اس بات پر تھی کہ اس کائنات کو عقل سے سمجھا جاسکتا ہے بادی النظر میں یہ تمام کائنات ایک نظام میں پروئی ہوئی دکھائی دیتی تھی اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ہم عقل کے ذریعہ تمام قدرتی رازوں پر تسلط حاصل کرلیں گے مگر جدید طبیعات سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ کائناتی نظام جو اس مفروضہ کی وجہ سے قابل فہم سمجھا گیا تھا ایسا نہیں ہے بہت سے ایسے حقائق معلوم ہوئے ہیں جن کے نظامی خواص کو انسانی عقل اپنے احاطہ ادراک میں نہیں لاسکتی۔ الغرض آج یورپ ایسے مرحلہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر قرآن کریم کی تعلیمات کو صحیح صورت میں یورپ کے سامنے پیش کیا جائے تو یورپ اس گڑھے سے بچ سکتا ہے جس میں وہ خود بھی گرنے والا ہے اور تمام دنیا کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبنے پر تلا ہوا ہے افسوس ہے کہ ہم اس عظیم مقالہ کو یہاں لفظاً بلفظ نقل نہیں کرسکتے یہ مقالہ ایسا ہے جس پر صحیح نقطہ نظر سے غور کرنے کے لئے ایسے مسلمان مفکرین کی ضرورت ہے جو قرآن کریم کا بھی صحیح علم رکھتے ہوں اور ان کو مغربی فکر کے جدید رجحانات پر بھی عالمانہ عبور رہو۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کو آج ایک ایسے انسان کی ضرورت ہے جو دنیا کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس تباہی کے گڑھے سے صاف بچا کرلے جائے ایسا انسان وہی ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے علم پاکر کھڑا ہو جو صانع کائنات ہے اور جو انسانی زندگی کے رازوں کو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ بتدریج دنیا پر ظاہر کرتا چلا آیا ہے اور جس نے قرآن کریم میں وہ تمام ذرائع منکشف کردیئے جن سے انسان حقیقی فلاح کی منازل طے کرسکتا ہے جو صرف احکامات نہیں دیتا بلکہ ان احکامات کے عقلی دلائل بھی پیش کرتا جس نے قرآن کریم کے ذریعہ اس دنیا کا آغاز کیا جس کو مغربی انسان ماڈرن ورلڈ ہی نہیں کہتا بلکہ جس کو مسٹر ہسٹن مستقبل کی دنیا کہتے ہیں یہ دین اسلام ہی ہے جس نے تسخیر کائنات کے ساتھ خداد انی کے نظریات پیش کئے ہیں اور ان مشکلات کا حل آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے ہی پیش کردیا ہے جن کو آج مغربی علما محسوس کر رہے ہیں۔

مغربی انسان نے تجربات اور مشاہدات کے طوفانوں سے اس حدبندی کو اب محسوس کرلیا ہے جہاں تک انسانی عقل تسخیر کائنات کو لے جاسکتی ہے اور وہ اس نقطہ پر پہنچ گیا ہے جہاں سے آگے خدا کی بادشاہت شروع ہوتی ہے اور جس کا علم وہ خود آپ ہی دیتا ہے

ولا یحیطون بشیء من علمہ
الا بما شاء۔

ہم پھر کہتے ہیں کہ آج پھر وقت ہے کہ اسلام کا صحیح چہرہ یورپ کے سامنے پیش کیا جائے اور اس کو روحانی سائنس جو اسلام نے پیش کی ہے سکھائی جائے اور سچی بات یہ ہے اب انسان جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے پیدا ہوچکا ہے وہ اپنا کام کرچکا ہے اب صرف اتنا کام ہمیں کرنا ہے کہ اس کام کو یورپ کی ذہنیت میں رچایا جائے وہ عظیم انسان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اسلامی حقائق اور تعلیمات کو ایسے سانچے میں ڈھال دیا ہے کہ اگر ہم صرف قرآن کریم اور ان کی تصنیفات کو ہی یورپین زبانوں میں ترجمہ کرکے پھیلانے میں کامیاب ہوجائیں تو سمجھیے کہ ہم بھی کچھ اچھا کام کرجائیں کیونکہ اب دنیا صرف قرآن کریم کے ذریعہ ہی اس تباہی سے بچ سکتی ہے۔

ضروری اعلان

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بیماری کے پے درپے دوروں کی وجہ سے زیادہ کمزور اور مضمحل ہو رہے ہیں انھوں نے مجھے فرمایا ہے کہ میں یہ اعلان کردوں کہ اگر کسی دوست کا ان پر کوئی جائز مطالبہ ہو جسے اب تک ادا نہ کیا گیا ہو تو وہ دوست ان کو اپنے مطالبہ سے اطلاع کردیں تاکہ وہ اس پر غور کرکے جہاں تک ممکن ہو اپنی زندگی میں صاف کرنے کی کوشش کریں نیز وہ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی حالت میں وفات دے کہ وہ ان سے راضی ہو۔

خاکسار عبدالرحمٰن
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مقام خاتم النبیین کی عظمت

از مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۵

سلسلہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۲ء

خاتمیت کے کمالات کا ظہور

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ایک کمال یہ ہے کہ اس میں تمام انبیاء کے کمالات جمع ہیں۔ یعنی اس میں آپ کے کمالات محمدیت کے علاوہ حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسےٰ علیہما السلام تک جتنے انبیاء ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی قوم میں ہوئے ہوں۔ ان سب کے کمالات موجود ہیں۔ جب آپ کی مہر آپ کی امت کے کسی فرد پر لگے گی۔ تو لازماً وہ فرد آپ کے ذاتی کمال کے علاوہ تمام دوسرے انبیاء کے کمالات کا بھی مظہر ہوگا۔ اور پورے طور پر جری اللہ فی حلل الانبیاء کا مصداق ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار اس بات کی گواہی دیتے ہیں ؎

میں کبھی آدمؑ کبھی موسےٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

لیکن جیسا کہ خاتم کے نقش کا حال ہے۔ ان انبیاء کے کمالات کا دائیں سے بائیں کی بجائے بائیں سے دائیں طرف ہوگا۔ یعنی حضرت عیسےٰ کے کمالات کے اظہار سے شروع کر کے یہ دائرہ حضرت آدم کے کمالات کے اظہار پر ختم ہوگا۔ محمدی کمالات نقطۂ مرکزی کا حکم رکھتے ہیں۔ ان کا اظہار شروع سے آخر تک ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا۔ اس کی برکت سے وہ نقائص جو سابق انبیاء کے زمانوں میں ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں خطرناک شدت اختیار نہ کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل شعر میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے ؎

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

سب سے پہلے مسیحی صفات کا ظہور ہوتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے مسیح موعودؑ ہونے کا دعوےٰ کیا اور مسیح کی قوم کی اصلاح کی طرف فوری توجہ فرمائی۔ آخر سب انبیاء کے کمالات کا اظہار ہوتا ہوتا حضرت آدمؑ کے کمالات کے اظہار پر یہ دائرہ مکمل ہوگا جس طرح حضرت آدم تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مظہر کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو خدا تعالےٰ کا پیغام پہونچے گا۔ جو اس سے پہلے کبھی کلی طور پر نہیں پہونچا۔ کیونکہ سب انبیاء مختص بالقوم ہوتے تھے۔ اس وقت ایک ہی مذہب یعنی اسلام ہوگا اور ایک ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم۔

حضرت آدمؑ کو ایک رنگ میں بظاہر ابلیس کے ہاتھوں شکست ہوئی تھی۔ اور آپ جنت سے نکالے گئے تھے۔ لیکن اس مظہر کے ذریعہ اب ابلیس کے ساتھ آخری جنگ لڑی جائے گی۔ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے محمدی کمالات کی برکت سے اب اس آدم کے آگے ابلیس شکست کھائے گا۔ اور اس وقت تمام دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو خطبہ الہامیہ میں نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے اس کا بھی مطالعہ کرنا چاہیئے۔

پس خدائی فیصلہ اب یہ ہے۔ کہ سب غیر مذاہب اب اسلام کے سامنے شکست یاب ہوں گے۔ اس زمانہ میں تمام انبیاء کی روحانی اولاد ختم ہو چکی ہے۔ حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد باقی ہے اور باقی رہے گی۔ اور قیامت تک منقطع نہ ہوگی۔

اگرچہ اس وقت بے شمار مذاہب ہیں جو اسلام کے مقابلہ پر کھڑے ہیں۔ اور قطعاً ہر ہر قسم کے ساز و سامان سے مسلح ہیں۔ اور اسلام ان کے مقابلہ پر نہایت کمزور حالت میں دکھائی دیتا ہے۔ لیکن حضرت خاتم النبیین کے افاضہ روحانی سے۔ اب دنیا پھر ایک عظیم الشان معجزہ دیکھے گی۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی اسلام دنیا پر غالب آجائے گا جف القلم بما ھو کائن۔

دنیوی غلبہ

جب اسلام کو دنیا پر روحانی غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ تو اس کے نتیجہ میں دنیوی غلبہ بھی حاصل ہو جانے۔ کیونکہ ہو نہیں سکتا۔ کہ روحانی غلبہ تو حاصل ہو گا۔ یعنی تمام دنیا اسلام تو قبول کرلے۔ مگر اسلامی حکومت کے زیر نگین نہ آئے۔ جب یہ وقت آئے گا۔ اس وقت اسلام کو وہ حکومت حاصل ہو جائے گی۔ جس کی نظیر اس سے پہلے زمانہ میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ عیسائی دنیا اس انتہائی ترقی کے زمانہ میں جو حکومت حاصل کر چکی ہے آنے والی اسلامی عالمگیر حکومت کے مقابل پر جو کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ آج اسلام ذلیل دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح اسلامی حکومتیں بھی ذلیل دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے اٹل قانون الحق یعلو ولا یعلیٰ علیہ کے مطابق آخر حق کو غلبہ ہوگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کے زیر اثر اسلام کو تمام دنیا میں دینی و دنیوی فوقیت حاصل ہو جائے گی۔

مقام تسبیح

یہ انعامات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یا آپ کی طفیل سے آپ کی امت کو ملے یا آئندہ ملیں گے۔ اس قدر عظیم الشان اور عدیم النظیر ہیں کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے تھوڑا ہے۔ اسی لئے آیت خاتم النبیین کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا
اذکروا اللہ ذکراً کثیرا
وسبحوہ بکرۃ و
اصیلا (احزاب ع ۶)

(ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

اس کے بعد فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ان نتائج کے حصول کے لئے فرشتوں کو بھی ساتھ لگا دیا ہے۔

ھو الذی یصلی علیکم
وملٰئکتہ لیخرجکم من
الظلمات الی النور وکان
بالمومنین رحیما۔

(سورۃ احزاب ع ۶)

یعنی وہی ہے جو تم پر رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اور اس کے فرشتے بھی تم پر رحمتیں نازل کرنے کی دعائیں کرتے ہیں۔ ان تمام رحمتوں کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالےٰ تم کو ظلمت سے نور کی طرف لائے۔ اور وہ مومنوں کے ساتھ رحم کا سلوک کرتا ہے۔

مطلب یہ کہ مقامات کی بلندی اور روحانی انعامات محض نام کے نہیں بلکہ ان کا ایک مقصد ہے کہ جب کبھی مومنوں پر گمراہی کے ایام آجائیں تو ان کی برکت سے امت کو گمراہی سے نکالنے کا انتظام کیا جائے۔

اس کے بعد فرمایا کہ چونکہ ان مومنوں نے دنیا میں اپنے کو ان انعامات کا حقدار بنا دیا ہوگا۔ اس لئے جب وہ خدا تعالےٰ کو ملیں گے تو ان کو سلامتی کا انعام دیا جائے گا نیز ان کے لئے ایک بدلہ بھی تیار کیا گیا ہے جو عزت کا موجب ہو۔

یہ سب کچھ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہوگا۔ اس لئے فرمایا۔

یا ایھا النبی انا ارسلنٰک
شاھداً ومبشراً ونذیرا
وداعیا الی اللہ باذنہ
وسراجاً منیرا (رکوع ۶)

یعنی اسے نبی ہم نے تجھے نگران۔ بشارت دینے والا اور انذار کرنے والا۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور سراج منیر بنایا ہے۔ مطلب یہ کہ تیری ان صفات کاملہ کا نتیجہ ہے کہ تیرے ماننے والوں پر اتنے عظیم الشان انعامات ہوں گے۔ اس لئے فرمایا:۔

وبشر المومنین بان لھم
من اللہ فضلاً کبیرا۔

یعنی مومنوں کو بشارت دے (کہ ایسے عظیم الشان رسول کے متبع ہونے کی وجہ سے) اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے فضل کبیر کا انعام مقرر کیا ہے

اس کے بعد فرمایا۔

ولا تطع الکٰفرین والمنٰفقین
ودع اذٰھم وتوکل علی اللہ
وکفیٰ باللہ وکیلا۔

یعنی چونکہ اتنے بڑے انعامات مل رہے ہیں اس لئے کافروں اور منافقوں کی پیروی سے بچ۔ وہ جو کچھ دل میں آئے کہتے ہیں۔ ان کی ایذا رسانی کی پرواہ نہ کر اور صرف اللہ پر بھروسہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ کارساز ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔

امت محمدیہ کو گمراہی کے وقت ہدایت کی طرف لانے کا وعدہ

مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ کو یہ وعدہ دیا ہے کہ وہ اسکو ہمیشہ گمراہی اور ظلمات سے ہدایت اور نور کی طرف لاتا رہے گا۔ ایسا وعدہ دوسرے مومنوں کے متعلق نہیں۔ پہلے زمانوں میں ہوتا ہوگا۔ لیکن اس زمانے میں ان کے لئے اب کوئی انتظام نہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان میں اب کوئی معلم پیدا نہیں ہوتا۔ جو ان کو برے طریقوں سے روک کر ہدایت کی طرف لائے۔

گمراہی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک گمراہی محدود ہوتی ہے۔ ایک عالمگیر۔ جس میں تمام قوم مبتلا ہو جاتی ہے۔

پہلی قسم کی گمراہی کے ازالہ کے لئے مندرجہ ذیل حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے:۔

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ
علی راس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد)
(مشکوٰۃ کتاب العلم ۳۶)

یعنی سو سال کے بعد جو گمراہی امت میں پیدا ہو سکتی ہے اس کے ازالہ کے لئے خدا تعالےٰ مجددین کو مبعوث فرمایا کرے گا۔ جو ایسی گمراہیوں کا ازالہ کریں گے گمراہی کی دوسری قسم چونکہ نہایت خطرناک ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے ازالہ کے لئے خاص انتظام فرمایا ہے اور یہ انتظام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور سراج منیر ہونے کی بدولت ظہور پذیر ہوگا آپ نے اس گمراہی کی پہلے سے ہی خبر دے رکھی ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

"عن علی قال قال رسول اللّٰہ
صلے اللّٰہ علیہ وسلم یوشک
ان یاتی علی الناس زمان
لا یبقی من الاسلام الا
اسمہ ولا یبقی من القرآن
الا رسمہ مساجدھم عامرۃ
وھی خراب من الھدیٰ علماءھم
شر من تحت ادیم السماء
من عندھم تخرج الفتنۃ
وفیھم تعود (مشکوٰۃ صہ ۳۸)

اس حدیث میں انتہا درجے کی گمراہی کی خبر دی گئی ہے بھلا اس زمانے کی گمراہی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے جس میں علمائے امت جو کبھی کانبیاء بنی اسرائیل تھے اپنی عمدہ صفات کھو کر۔ اتنے بگڑ جائیں گے کہ دنیا کی تمام مخلوق سے بدتر ہو جائیں گے گویا قوم ہی نہیں بگڑے گی بلکہ وہ جن پر قوم کی صحیح رہنمائی کی توقع کی جا سکتی ہے وہ اس قوم سے بھی زیادہ بگڑ جائیں گے۔

یہی وہ وقت ہے جس میں اس گمراہی کو دور کرنے کے خاص ذریعہ کی ضرورت ہے صاف ظاہر ہے کہ اس موقع پر محض مجدد کہ وہ بھی علماء میں سے ہی ہوتے ہیں اتنے بڑے کام کو سرانجام نہیں دے سکتے اس لئے کسی بڑی شخصیت کی ضرورت ہے احادیث میں اس شخصیت کا نام مسیح بن مریم آیا ہے جو امت کا ہی فرد ہے مگر بد قسمتی سے وہی مسیح ناصری سمجھ لیا گیا ہے جو بنی اسرائیل کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوا تھا امت کا یہی فرد ہے جو خاتم النبیین کی تربیت کے نتیجے میں آنحضرت کا حقیقی بیٹا ہونے کی وجہ سے نبوت کا مقام حاصل کرے گا اسی کے متعلق حدیث میں آتا ہے:۔

"لو کان الایمان

معلقا بالثریا لنالہ
لہ رجل من ابناء
فارس۔ (بخاری)

یعنی اگر ایمان ثریا کے ساتھ بھی معلق ہو جائے گا تو بھی ابنائے فارس میں سے ایک رجل اسے واپس لے آئے گا۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ذاتی طور پر اس قابل ہے بلکہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے آپ کی روحانیت کی برکت کا نتیجہ ہوگا۔ اس مطلب کو خدا تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت میں سراج منیر کے لفظ سے بیان فرمایا ہے جس طرح خاتم النبیین کا لفظ آنحضرت سے خاص ہے اسی طرح سراج منیر کا خطاب بھی آپ کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے یہ دونوں خطاب ایک دوسرے کی تشریح کرتے ہیں۔ خاتم النبیین کی تشریح تو کسی قدر کی جا چکی ہے اس جگہ مختصر طور پر سراج منیر کی تشریح بھی کی جاتی ہے۔

خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں جسمانی عالم کو پیش کرتے ہوئے سورج کے لئے سراج منیر کا لفظ استعمال کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

تبارک الذی جعل
فی السماء بروجا وجعل
فیھا سراجا وقمرا
منیرا۔ (الفرقان رکوع ۵)

اس آیت سے تین چار آیت پہلے آنحضرت کے متعلق فرمایا گیا ہے:۔

وما ارسلناک الا
مبشرا ونذیرا (الفرقان رکوع ۵)

یعنی اے رسول ہم نے تجھے مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

یہ سب الفاظ سورہ احزاب میں اکٹھے استعمال کئے گئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت سورج ہیں اور سورج کے ساتھ چاند کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو کہ اس کے نور سے روشنی حاصل کر کے دنیا کو روشنی بہم پہنچانے کا ذریعہ بن سکے اسی طرف مندرجہ ذیل آیت میں اشارہ ہے:۔

ھو الذی جعل الشمس
ضیاء والقمر نورا۔

یعنی وہی خدا ہے جس نے سورج کو ذاتی روشنی والا اور چاند کو طفیلی روشنی والا بنایا ہے جس طرح خاتم النبیین کا خطاب دے کر خدا تعالےٰ نے اس طرف اشارہ کر دیا تھا کہ ضرور آپ کا کوئی بیٹا نبوت کا مقام حاصل کرے گا اسی طرح سراج منیر سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والا کوئی چاند بھی ہے جو آپ کے نور سے مستفیض ہو کر دنیا کو منور کرنے کا باعث ہوگا موجودہ زمانہ میں جب کہ اس تمثیل کو سمجھنے کی ضرورت تھی سائنس کی تحقیق نے یہ امر بھی اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ چاند اپنی ذات میں روشن نہیں اس کی روشنی سورج سے حاصل کی ہوئی ہے ذاتی نہیں اگر سورج میں روشنی نہ ہو یا خدانخواستہ مٹ جائے تو چاند فوراً تاریک ہو جائے گا اسی طرح جب اسلامی دنیا اس روحانی سورج (صلے اللہ علیہ وسلم) سے منہ موڑ لے گی تو خدا تعالےٰ محمدی چاند سے اس کو پھر روشن کر دے گا شمس و قمر کے تلازم سے خدا تعالےٰ نے یہ سمجھایا ہے کہ آنحضرت کے ساتھ کسی روحانی چاند کا ہونا کسی غیریت یا غیرت کا محل نہیں اس سے آپ کی عزت میں فرق نہیں آتا بلکہ آپ کی عزت میں چار چاند لگ جاتے ہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا میں ظلمت چھا جائے گی تو اس وقت آپ کا نور ہی اس تاریکی کو دور کرنے کا باعث ہوگا صاف ظاہر ہے کہ اس میں آپ کی کوئی کسر شان نہیں کیونکہ چاند کے روشن ہونے سے سورج کی روشنی میں کوئی کمی نہیں ہوتی چاند سورج کا مدمقابل نہیں بلکہ اس کا خادم ہے۔

کیا اگر سورج یہ کہے کہ میری روشنی کے بعد کوئی روشنی نہیں اور چاند ظاہر ہو جائے تو اس کا قول غلط ہو جائے گا ہرگز نہیں۔ کیونکہ چاند نے جس روشنی کو ظاہر کیا ہے وہ سورج کی ہی روشنی ہے ہاں اگر کوئی اور ستارہ جس کی روشنی ذاتی ہو ظاہر ہو جائے تو پھر اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ یہ غیریت کا مقام ہے ظلی نبوت کو سمجھنے کے لئے مندرجہ بالا مثال واضح ہے۔

اب غور کرو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی روشنی کیسی ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ آپ کی روشنی ذاتی ہے کیونکہ وہ نبوت کو آنحضرت صلعم سے چھ سو سال پہلے حاصل کر چکے ہیں اب اگر وہ تشریف لائیں تو یقیناً اس غیریت کی وجہ سے ان کا آنا آنحضرت صلعم کی کسر شان کا موجب ہوگا اور لازماً یہ کہا جا سکے گا کہ یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئی ہے اور ھو الاول والآخر کا مصداق بننے کی وجہ سے حضرت عیسےٰ کا تشریف لانا اور بھی زیادہ قابل اعتراض ہوگا پس حضرت عیسےٰ کی تشریف آوری کسی صورت میں قابل قبول نہیں کیونکہ ان کی آمد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے۔

پس یاد رہے کہ سراج منیر کے خطاب میں یہی بتایا گیا ہے کہ آپ کا نور کسی قمر کے ذریعے حسب ضرورت ظہور کرتا رہے گا اس سے آپ کے ختم نبوت اور لا نبی بعدی اور آخری نبی کے دعاوی برقرار رہتے ہیں لیکن حضرت عیسےٰ کے آنے سے ان میں سے کوئی دعویٰ بھی قائم نہیں رہتا پس دانشمندوں کو سوچنا چاہئے کہ مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں سے کونسی صورت احق بالامن ہے۔

یہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہے کہ آپ کی امت آپ کے طفیل سے ان بلند مراتب اور اعلیٰ انعامات کو حاصل کر سکتی ہے جنہیں پہلی امتیں حاصل نہیں کر سکیں اسی لئے سراج منیر کے ذکر کے بعد خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"وبشر المؤمنین بان لھم
من اللّٰہ فضلا کبیرا (احزاب رکوع ۶)

یعنی مومنوں کو بشارت دے دے کہ تیرے سراج منیر وغیرہ بننے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو فضل کبیر حاصل ہوگا عجیب بات یہ ہے کہ یہی فضل کبیر کے الفاظ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آئے ہیں جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"ولئن شئنا لنذھبن
بالذی اوحینا الیک
ثم لا تجد لک بہ علینا
وکیلا ٥
الا رحمۃ من ربک ان
فضلہ کان علیک کبیرا ٥
(بنی اسرائیل ۸۸،۸۷)

اس آیت کو شروع میں مع ترجمہ درج کیا گیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے فضل کبیر مقدر ہے اور دوسری آیت میں جو سورہ احزاب کی آیت ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی طفیل سے آپ کی امت کے لئے بھی فضل کبیر مقدر ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

خدا تعالےٰ نے تمام انبیا اور ان کی امتوں پر جتنا فضل نازل کیا تھا لیکن آنحضرت اور آپ کی امت کے لئے فضل کبیر کا انعام مقرر فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضل کبیر کیا ہے؟ یہی کہ حضور کو وہ خطابات وہ مدارج اور وہ انعامات عطا فرمائے جو آپ سے پہلے کسی فرد بشر کو کسی نبی اور رسول کو عطا نہیں فرمائے اور نہ آئندہ عطا ہوں گے اور ان انعامات میں سے سب سے بڑا انعام آپ کا خاتم النبیین اور سراج منیر ہونا ہے یہ وہ خطابات ہیں جن کے اندر سب انعامات آ جاتے ہیں۔ اور سب انعامات ان کی تشریح ہیں (باقی)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیز محمد نعیم سلمہ کو کسی سخت زہریلی چیز نے کاٹا ہے جس کی وجہ سے اس کو بہت تکلیف رہی ہے احباب کرام صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (خاکسار محمد شریف وکیل منٹگمری)

۲۶ مئی یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بانی سلسلہ احمدیہ نے جدید اسلامی لٹریچر کی بنیاد قائم کر دی (میر افضال احمد... ؟)

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

تاریخ احمدیت میں جب بھی ۲۶ مئی کا دن آتا ہے تو ہر احمدی کا دماغ اس سانحہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جس کا تعلق ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے ہے اور دوسری طرف خلافت کے قیام سے ہے۔ جبکہ بالاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ خدائی منشاء کے مطابق منتخب ہوئے تا جس کام کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی وہ مداومت اختیار کرے اور جماعت میں باہمی اتحاد و محبت کو قائم رکھے اور مشرق و مغرب میں خدمت اسلام باقاعدہ ایک تنظیم سے ہوتی رہے۔ بانی احمدیت نے جن ناگفتہ بہ حالات میں عظمت اسلام کو قائم کرنے کا کام شروع کیا۔ اس کو مذہبی تاریخ ہرگز فراموش نہیں کر سکتی۔ مذاہب عالم کی طرف سے اسلام کے خلاف مخالفانہ اور مسموم فضا پیدا کر دی گئی تھی اس مکدر فضا کے نتیجہ میں اٹھارھویں صدی کے اختتام اور انیسویں صدی کے آغاز میں دنیا کے ہر گوشہ میں اسلام کے خلاف مختلف ادارے اور تحریکات منصۂ شہود پر آئیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا دنیا کے ہر حصہ میں اسلام۔ قرآن کریم اور بانی اسلامؐ کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز لٹریچر شائع ہوا۔ اس حالت کا نقشہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا ہے

میرے زخموں پہ لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطان کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

مندرجہ بالا خیالات دل کی گہرائی سے نکلے ہیں کس قدر سوز و گداز ہے بانی احمدیت کی قلم۔ لسان اور آپ کا قلب مطہر اس حالت زار پر توجہ کر رہا ہے جو اس وقت اسلام کے خلاف اکناف عالم میں تھی۔

(۲)

فیضان علم

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کی آمد ایک مسلمہ اسلامی عقیدہ تھا اور قرآنی پیشگوئی کے مطابق اس نے دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مبعوث ہونا تھا اور اعلائے کلمۃ اللہ وہی شخص کر سکتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی ذہنی و فکری صلاحیتوں سے نوازا جائے۔ جس حد تک حقائق۔ واقعات اور مشاہدات کا تعلق ہے۔ اغیار بھی بانی احمدیت کے علمی فیضان اور بے نظیر وسعت اور تبحر علمی کے معترف ہیں۔ حضور کی جملہ تصنیفات پر یکجائی تبصرہ کرتے ہوئے میرزا حیرت دہلوی جیسے محقق ادیب اور فاضل کی رائے ملاحظہ ہو جو آپ نے بانی احمدیت کی وفات پر تحریر کی۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا جو بےنظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذہب کے رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا!!"

بانی احمدیت نے اپنی تصنیفات میں قرآنی عظمت۔ ہستی باری تعالےٰ۔ ملائکۃ اللہ۔ وحی ربانی۔ الہام۔ تقدیر۔ مقام رسولؐ۔ فضائل اسلام۔ مذاہب عالم پر علمی۔ عقلی اور نقلی تنقید کر کے عظمت اسلام کو اسم نشرح کیا۔ اسلامی اخلاق کی خوبیوں کو مختلف کتب میں تحریر کر کے ثابت کیا کہ یہی اخلاق اور اسلامی عبادات و روایات ہمارے پریشان معاشرہ کا تریاق ہیں۔ الحاد و دہریت کا آپ نے جس اچھوتے اسلوب اور انداز بیان سے مقابلہ کیا ہے اور منکرین صفات باری تعالےٰ پر اتمام حجت کی ہے۔ اسلام کے جملہ فرقوں میں بعض ایسے مسائل کا رواج ہو گیا تھا جو اسلام کی روح کے نہ صرف خلاف بلکہ دشمن اسلام اس کے ذریعہ سے اسلام پر حملہ آور ہوتا ہے۔ مگر بانی احمدیت نے ایسے مسائل اور غلط عقائد کے خلاف قلم اٹھا کر حقیقت کو بیان کیا جس سے تعلیم یافتہ طبقہ کو اعتراف کرنا پڑا کہ بانی احمدیت کے نظریات دراصل عظمت اسلام و قرآن اور بانی اسلام کی فضیلت و عزت کے مترادف ہیں۔ ناسخ و منسوخ کا مسئلہ آپ نے حل فرمایا۔ حدیث قرآن کے بعد اور ما تحت ہے۔ قرآن شریف کا مقام سب سے بلند ہے۔ شیعہ سنی نظریات کو بڑی خوبی سے بیان فرمایا اور پھر ایجاز و اختصار سے وفات مسیح کے مسئلہ میں کامل تحقیق فرمائی اور اس کے ذریعہ سے عیسائیت پر ایسی ضرب کاری لگائی کہ اس کا ردعمل اور اعتراف ۱۸۹۳ء کی ایک عالمی مذہبی کانفرنس منعقدہ لندن زیر صدارت لارڈ بشپ آف گلوسٹر میں یوں کیا گیا۔

"اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے"

حضرت مرزا صاحب نے وفات مسیح کے مسئلہ میں اس قدر شرح و بسط سے دلائل کو رقم فرمایا ہے کہ بعض دفعہ خیال آتا ہے کہ یہ تکرار کیوں کیا جا رہا ہے؟ مگر آپ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی زندگی اور حیات ابدی عیسےٰ کی موت میں ہے۔ آئندہ آنے والے مورخین مذاہب بانی احمدیت کی اس تحقیق کو اور دوسرے مسائل پر علمی تحقیق کو دنیا میں قیام امن کا ذریعہ قرار دیں گے۔ مذہبی جنگ و جدال کو ختم کرنے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور وقار میں اضافہ اور اس کامیابی کا سہرا صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سر پر ہے۔ اور درخت اپنے پھل سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب اخبار "صادق الاخبار" ریواڑی نے آپ کے وصال پر تحریر کیا:۔

"انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کا خاص نمبر (اپریل و مئی ۱۹۶۲ء) جس میں جناب پرویز صاحب کے تازہ رسالہ کا مکمل جواب دیا گیا ہے۔ اس کے دفتر میں نہایت ہی محدود نسخے رہ گئے ہیں جو دوست سال بھر کے لئے پیشگی چندہ چھ روپے بھیج دیں گے اب یہ نمبر صرف ایسے ہی خریداروں کو بھیجے جائیں گے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری حفیظ اللہ خاں صاحب اشرف حال میرپور بعض پریشانیوں سے دوچار ہیں قارئین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خداوند کریم محترم چوہدری صاحب کی جملہ پریشانیاں دور کرے اور انہیں خدمت دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرما دے۔

(چوہدری محمد شریف انسپکٹر بیت المال)

۲۔ میرا بڑا لڑکا عزیزم ہادی حیات خاں عرصہ قریباً ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے (اسلم حیات خاں حافظ آباد)

۳۔ میرا نواسہ عزیزم محمود احمد پسر سید مسعود احمد صاحب عمر تقریباً ۲ سال سخت بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (سید محمد شفیع بخاری سیدانوالی)

۴۔ عاجز کی ایک ہمشیرہ ایک لمبے عرصہ سے دمہ کا شکار ہے۔ احباب جماعت انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں خاکسار افتخار احمد بی اے بی ٹی ڈی گھوگھیاٹ۔ ڈاک خانہ بیانہ

دعائے نعم البدل خاکسار کے بڑے بھائی ملک محمد شفیع صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ چکنمبر ... کا لڑکا ملک محمد شفیق ۱۲/۱۲/۶۲ کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ نعم البدل عطا فرمائے۔ (ملک سلطان ...)

فہرست السابقون الاوّلون تحریک جدید سال ۲۸/۱۸

۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کرنے والے مجاہدین سبقت بالخیرات کی خوبی کے پیش نظر احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے ایسے احباب کی ایک اور قسط درج ذیل ہے۔ ان کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر شمار	نام معطی معہ جماعت		ادا کردہ رقم
۱	حوالدار عبدالحمید صاحب ولد محمد خان صاحب دوالمیال		۵۔۱۲
۲	بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب	″	۵۔۱۲
۳	زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار میجر خلیل احمد صاحب	″	۵۔۱۲
۴	حمیدہ ثریا صاحبہ اہلیہ جمعدار عبدالعزیز صاحب	″	۵۔۱۲
۵	بچگان ″ ″	″	۵۔۱۲
۶	قدیر بیگم صاحبہ	″	۵۔۱۲
۷	ملک علی حیدر خان صاحب ولد فضل خان صاحب	″	۵۔۷۵
۸	ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار لٰسین خان صاحب	″	۵۔۰۶
۹	سردار بی صاحبہ بیوہ صوبیدار میجر راج ولی خان صاحب	″	۶۔۰۰
۱۰	رحم نور صاحبہ بیوہ جمعدار رفیق احمد صاحب مرحوم	″	۵۔۰۰
۱۱	فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ ستار محمد صاحب ″	″	۶۔۰۰
۱۲	راج بی صاحبہ بیوہ عبداللہ خان صاحب ″	″	۵۔۴۴
۱۳	استانی سردار بیگم صاحبہ	″	۱۰۔۷۵
۱۴	طاہرہ بتول صاحبہ دختر استانی سردار بیگم صاحبہ	″	۵۔۲۵
۱۵	عبداللہ خان صاحب ولد محمد خان صاحب	″	۵۔۵۰
۱۶	جمعدار ملک خان صاحب ولد محمد خان صاحب	″	۵۔۰۶
۱۷	منشی مولا بخش صاحب ولد اللہ دتہ صاحب	″	۱۷۔۰۰
۱۸	جمعدار عبداللہ خان صاحب ولد لعل خان صاحب	″	۵۔۰۰
۱۹	حاضراں بی صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد خان صاحب	″	۵۔۰۰
۲۰	کپتان مبارک احمد صاحب ولد جمعدار محمد خان صاحب	″	۲۰۔۰۰
۲۱	احمد خان صاحب ولد جعفر خان صاحب	″	۶۔۰۰
۲۲	مستری غلام محمد صاحب		۵۔۰۰
۲۳	عبداللہ خان صاحب ولد اللہ دتہ صاحب	″	۱۹۔۸۱
۲۴	حسین بی صاحبہ بیوہ محمد خان صاحب مرحوم	″	۵۔۰۰
۲۵	بھاگ بھری صاحبہ اہلیہ صوبیدار فضل الٰہی صاحب	″	۵۔۰۰
۲۶	محمد یعقوب صاحب	″	۵۔۰۰
۲۷	نوراں بی بی صاحبہ ولد عبدالستار صاحب	″	۵۔۱۰۰
۲۸	صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ لال خان صاحب	″	۵۔۱۲
۲۹	بھاگ بھری صاحبہ زوجہ حیدر صاحب	″	۵۔۰۰
۳۰	میجر محمد سعید صاحب سابق ڈھاکہ	چک جمال	۳۲۵۔۰۰
۳۱	سید نور الحق صاحب	″	۹۰۔۰۰
۳۲	ملک محمد الدین صاحب پنشنر	محمود آباد	۱۰۔۱۳
۳۳	محمد اسماعیل صاحب	″	۵۔۰۰
۳۴	ملک محمد ابراہیم صاحب ڈسپنسر	″	۵۔۳۱
۳۵	ملک محمد دین صاحب ولد عبدالکریم صاحب		۵۔۰۶
۳۶	اہلیہ صاحبہ ملک محمد عظیم صاحب		۵۔۰۶
۳۷	نصرت بیگم صاحبہ دختر ملک بشیر احمد صاحب	″	۵۔۱۲
۳۸	مستری محمد الدین صاحب ولد [illegible] صاحب	″	۵۔۰۶
۳۹	ملک عبدالرحیم	″	۵۔۰۰
۴۰	اہلیہ صاحبہ ملک غلام محمد صاحب	″	۵۔۰۰
۴۱	میجر عزیز احمد صاحب	راولپنڈی	۵۲۵۔۰۰
۴۲	″ ″ بیگم صاحبہ (ناصرہ بیگم)	″	۹۶۔۰۰
۴۳	نجمیٰ عزیزہ صاحبہ۔ بشریٰ عزیزہ صاحبہ ناہیدہ عزیزہ صاحبہ دختران میجر عزیز احمد صاحب		۳۹۔۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کا اجلاس

مورخہ ۳۰ اپریل بروز سوموار الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کا سال نو کا اجلاس مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی زیر صدارت جامعہ احمدیہ کے ہال میں ہوا۔

سب سے پہلے مکرم محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے سال نو کے عہدیداران کا انتخاب کر دیا۔ حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۔ نائب الرئیس — محمد شفیق صاحب قیصر درجہ خامسہ
۲۔ الامین — محمد یوسف صاحب سلیم درجہ رابعہ
۳۔ نائب الامین — محمد علی صاحب درجہ ثانیہ

انتخاب کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مشرقی پاکستان کے تبلیغی، تربیتی اور تمدنی حالات سنائے۔ آپ نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کی معاشرتی حالت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کے جذبہ مہمان نوازی کو سراہا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مشرقی پاکستان کا ایک کثیر حصہ اردو زبان سے بڑی حد تک واقف ہے اور وہ اسے قومی زبان کا درجہ دیتے ہیں۔

آپ کا یہ دلچسپ اور پر از معلومات لیکچر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعدہٗ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہا۔ اور طلبہ نے کثرت سے وطن عزیز کے دوسرے حصے کے بارہ میں ہر قسم کے سوالات کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔

(محمد یوسف سلیم الامین الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ)

یاد دہانی

تمام انصار کی یاد دہانی کے لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں کی دوسری سہ ماہی کے لئے چوتھے پارے کے نصف دوم کا ترجمہ بطور نصاب مقرر ہے۔ اور اس کا امتحان یکم جولائی کو منعقد ہوگا۔ مومن کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے پڑتا ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ تمام انصار اس میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں۔ جو انصار پہلے امتحان میں شریک ہو چکے ہیں انہوں نے اس کی افادیت کو خود محسوس کیا ہوگا۔ اس لئے انہیں تو لازماً اس میں شریک ہونا چاہیئے اور اپنے دوسرے ساتھیوں اور دوستوں کو بھی اس میں شرکت کی ترغیب دینی چاہیئے۔ یوں تو انسان بعض دفعہ غفلت سے کام لیتا ہے اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ نہیں کرتا لیکن امتحان کے بہانے یہ بیش بہا نعمت ایک حد تک اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک وعدہ تحریک جدید کے بارے میں تصحیح

اخبار الفضل ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء میں جو اعلان "تحریک جدید کے وعدوں میں اضافہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں مکرمی ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کا اضافہ غلطی سے ۵۰/- روپے شائع کیا گیا ہے۔ دراصل ملک صاحب موصوف نے (ایکصد پچاس روپیہ) ۱۵۰/- روپے کا اضافہ پیش کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کا کل وعدہ ۴۷۰/- روپے ہو گیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ (بیوہ شیخ نواب الدین صاحب مرحوم آف چھانگریاں مانگاں ضلع سیالکوٹ) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ مورخہ ۲۱/۵/۶۲ کو لاہور میں انتقال فرما گئی ہیں۔ ان کی نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ اور مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ مقبرہ بہشتی قطعہ صحابہ خاص میں مدفون ہوئیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مجید احمد سب اوورسیر گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۷۴۔ میں امۃ القدیر زوجہ شیخ عبدالرشید احمد صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکول ڈپو خوشحال داس سٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی ۱ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ۴ تولہ ۲۔ کانٹے طلائی دو جوڑی وزن ۲ تولہ۔ ۳۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ۔ ۴۔ گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ ۵۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۱ تولہ ۶۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۴ تولہ ۷۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ۔ جملہ وزن ۱۷ تولہ قیمت -/۲۱۲۵ روپے ہے ۸۔ گھڑی ایک عدد قیمت -/۱۲۵ روپیہ ہے۔ ۹۔ سنگر مشین ایک عدد قیمت -/۳۴۰ روپے ہے اسکے علاوہ اور میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۲/۱/۶۲۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امۃ القدیر گواہ شد عبدالرشید خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۷۵۔ میں پیرزادہ محمود الحسن ولد پیرزادہ غلام دستگیر صاحب قوم سید کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن سویڈش پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی لانڈھی کراچی ۲۲ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مجھے کلیم میں مبلغ -/۱۶۰۰ روپے منظور ہوئے تھے جس کے عوض میں مجھے ایک مکان ۷/۳/ح گمٹی بازار لاہور میں مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ میں ملا ہوا ہے اس مکان کا مجھے پی۔ٹی۔او مل گیا ہوا ہے مگر ابھی تک مستقل منتقل نہیں ہوا ہے اس بارہ میں میں نے درخواست دی ہوئی ہے جو منتقل ہونے کے بعد میری واحد ملکیت ہوگی میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اسکے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۵۰ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۳ مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد پیرزادہ محمود الحسن بقلم خود۔ گواہ شد سعید احمد خان انسٹرکٹر سویڈش پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی لانڈھی کراچی ۲۲۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۷۶۔ میں خدیجہ ناہید زوجہ قریشی عبدالمنان صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یوسف منشن ۲/۱۱۲ عالمگیر روڈ کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند ۱½ ہزار روپیہ ہے ۲۔ میرا زیور وغیرہ کوئی نہیں ہے نہ ہی میری کوئی اور جائیداد ہے میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۸ مارچ ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ خدیجہ ناہید۔ گواہ شد۔ انگریزی میں اے۔ ایل قریشی خسر موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۷۷۔ میں زبیدہ خاتون زوجہ عبدالقاسم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعود آباد کالونی ۵۲۷/۱-S کراچی ۲۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا جس میں سے سات سو روپیہ میں وصول کر چکی ہوں باقی مبلغ -/۳۰۰ روپے میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ میرا زیور وغیرہ فی الحال کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی اور جائیداد ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ زبیدہ خاتون۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۷۸۔ میں طاہرہ خانم زوجہ لیفٹیننٹ نصیر احمد شاہ صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ نمبر ۶۰/۱ بہاولپور لائنز ملیر کینٹ کراچی ۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۲½ ہزار روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ۶ تولہ ۲۔ ایک سیٹ طلائی ہار بندے انگوٹھی وزن چار تولہ ۳۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن تین تولہ۔ ۴۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ ۵۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ۔ جملہ وزن ۱۶ تولہ قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ طاہرہ خانم۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

ضروری اعلان

"رقبہ دیہہ چھچھ وچھن بیرہ موسومہ فیض اللہ چک اسٹیٹ تحصیل ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد میرے نام پر ہے اور میرا ہے۔ اس رقبہ کی مستاجری کا اعلان ۱۳/۹/۶۱ اور بعد کی ان عنوں میں الفضل میں کیا گیا تھا وہ درست تھا چنانچہ رقبہ مذکورہ میں نے متاجری پر دے بھی دیا ہوا ہے۔ نصیر احمد خان ولد آغا محمد حسن خان کا اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲/۱/۶۲ میں غلط ہے وہ میرے کسی معاملہ میں نہ ہی مختار ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا دخل دینے کے مجاز ہیں۔"

خان ضیاء الحق خان آف فیض اللہ چک معرفت فضل برادرز صدر بازار خان پور ضلع رحیم یار خان

اہلِ اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

جلسہ یوم خلافت

(بقیہ صفحہ اول)

وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ
ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین۔“

(تقریر جلسہ سالانہ مطبوعہ الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء)

عہد دہرانے کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ عشاء کی باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

دعائے مغفرت

مکرم ملک محمد شفیع صاحب چونڈہ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۲ء بروز سوموار بوقت شام چند روز بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے۔ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کا خیال رہتا تھا۔ بطور امانت چونڈہ اپنے وطن میں دفن کئے گئے۔ احباب جماعت مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کے تمام گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم کے چار لڑکے خدا کے فضل سے مخلص اور برسر روزگار ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین

(خاکسار محمد سعید انسپکٹر بیت المال از چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

درخواست دعا

برادرم چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی (بی اے۔ فرسٹ ایئر) کو سائیکل سے گرنے کے باعث شدید چوٹیں آئی ہیں۔ انہیں علاج کی خاطر لاہور لے جایا گیا ہے۔ ۲ جون کو ان کا یونیورسٹی امتحان ہونے والا ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

۲۔ سردار نور احمد صاحب مرتضےٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کماسی (لاہور) ٹائیفائیڈ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری رشید احمد جاوید (بی۔ اے سیکنڈ ایئر) ربوہ)

تحریک وقفِ جدید کیا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں وہ مجھ سے ہدایات لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے۔ اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا جتنا کہ مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں“ یہی تحریک اب وقف جدید کے نام سے موسوم ہے جس کے ماتحت احباب جماعت بڑھ چڑھ کر جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔۔۔ وقف جدید کے پانچویں سال کے آغاز پر حضور فرماتے ہیں کہ:-

”مجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں بھی اضافہ ہو گا کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اسکے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ میں نے جن دنوں یہ تحریک کی تھی اس وقت میں نے جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ انہیں وقف جدید کا چندہ صرف چھ لاکھ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر یہ ایک ابتدائی اندازہ تھا چنانچہ اسکے دو سال بعد میں نے وقف جدید کا بجٹ بارہ لاکھ روپیہ تک لے جانے کی تحریک کی مگر ابھی وقف جدید کا چندہ صرف ایک لاکھ روپیہ تک پہنچا ہے۔ دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس کمی کو جلد سے جلد پورا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ قوت اور وسعت کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام کو جاری رکھا جا سکے۔۔۔ ان مختصر کلمات کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور اسی سے دعائیں کرتے ہوئے وقف جدید کے پانچویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو ہمیشہ اپنی قربانیوں کا معیار زیادہ سے زیادہ اونچا لے جانے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ دن ہمارے قریب تر آجائے جبکہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس روح آسمان پر یہ دیکھ کر خوش ہو جائے کہ جماعت احمدیہ نے اس فرض کو ادا کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر [illegible]

[illegible]

چمنستانِ رُوحانیت کے سَدابہار پھُول

چمنستانِ روحانیت کے سدا بہار پھولوں کی مشام جانفزا سے لطف اندوز ہونے کا کون متمنی نہ ہوگا۔ ایک سچا احمدی تو ان کی مست کر دینے والی خوشبوؤں کا متوالا ہوتا ہے ان خوشبوؤں سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک آسان طریق یہ ہے کہ ماہنامہ ”انصار اللہ“ کے بلند پایہ روحانی علمی اور تربیتی مضامین کا بالالتزام مطالعہ کیجیئے۔ ان مضامین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لگائے ہوئے چمنستانِ روحانیت کے سدا بہار پھولوں کو ہی خوشنما گلدستوں کی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مضامین کی افادیت کے بالمقابل چندہ نہ ہونے کے برابر ہے یعنی صرف پانچ روپے سالانہ۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل کے مورخہ ۲۷/۵/۶۲ کے پرچہ میں صفحہ ۵ پر خاکسار کا ایک مضمون غیر مذاہب میں خلیفہ وقت اور امام زمانہ کا مقام شائع ہوا ہے۔ اس میں بعض حوالہ جات منوسمرتی کے پیش کئے گئے ہیں اور منوسمرتی کے حوالوں کے ساتھ ستیارتھ پرکاش کا نام بھی چھپ گیا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے اصل میں یہ کتاب ستیارتھ پرکاش نہیں بلکہ ”بیتھارتھ پرکاش“ ہے جو رادھا سوامی مت دیال باغ آگرہ کے لیڈر صاحب دیال جی کی تصنیف ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

خادم عباد اللہ گیانی
دفتر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے